رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَاءُ ۔ عَسٰۤى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

تار کا پتہ:- الفضل قادیان

روزنامہ الفضل قادیان

THE DAILY ALFAZL QADIAN

قیمت ایک پیسہ — ایڈیٹر غلام نبی

نمبر ۱۱ | مورخہ ۴ ذوالحجہ ۱۳۵۳ھ | یوم یکشنبہ | مطابق ۱۰ مارچ سنہ ۱۹۳۵ء | جلد ۲۲

جماعت احمدیہ کی طرف سے قادیان میں احمدیوں پر ظلم کی جھوٹی داستانیں

احراریوں کو چیلنج کہ ایسے احمدیوں کے نام پیش کریں

کچھ دنوں سے احراری فتنہ پرداز قادیان کے احمدی مظلومین" کی حمایت کا نقاب اوڑھ کر فرضی اور جھوٹی داستانیں گھڑنے میں مصروف نظر آتے ہیں۔ اور اس فریب کاری اور دھوکہ دہی میں یہ بات بھول گئے ہیں۔ کہ جب ان کے نزدیک ہر وہ شخص جو احمدی کہلاتا ہے کشتنی اور گردن زدنی ہے۔ جس کا ان کی طرف سے بارہا اعلان ہو چکا ہے۔ اور دن رات اس کوشش میں مصروف ہیں۔ کہ احمدیوں کو انتہائی ظلم و ستم کا نشانہ بنائیں ان پر جاہل اور درندہ صفت لوگوں سے حملے کرائیں۔ ان کا بائیکاٹ کرائیں۔ انہیں جانی اور مالی نقصان پہونچائیں۔ تو پھر وہ کسی احمدی کو کیونکر مظلوم سمجھ سکتے۔ اور کس مونہہ سے اس کی کسی رنگ میں حمایت کرنے کا دعوے کر سکتے ہیں:۔

صاف بات ہے۔ کہ یا تو ان کی حمایت کا دعوے بالکل جھوٹا اور محض فریب ہے۔ یا جس کی تائید و حمایت کرتے ہیں۔ وہ احمدی نہیں ہو سکتا۔ اور عوام کو محض دھوکہ دینے کے لئے اسے احمدی قرار دیتے ہیں۔ اس کا مزید ثبوت اس سے بھی ملتا ہے۔ کہ جہاں وہ ایسے لوگوں کے مظلوم ہونے۔ اور انہیں مصائب سے نجات دلانے کے لئے اپنی خدمات پیش کرنے کا اعلان کرتے ہیں۔ وہاں اس وقت تک کسی ایک شخص کا نام بھی پیش نہیں کر سکے۔ جس سے صاف ظاہر ہے۔ کہ ان کا یہ سلسلہ شور و شر محض بناوٹی ہے۔ ورنہ کیا وجہ ہے۔ کہ اگر فی الواقعہ کوئی شخص احمدی کہلاتا ہوا ان کو اپنا ملجا و ماوا سمجھتا ہے۔ اپنی مظلومیت کی فریاد ان کے پاس لے جاتا ہے۔ اور ان سے دادخواہ ہوتا ہے۔ تو وہ اس کا نام ظاہر کر کے لوگوں کو یہ یقین نہیں دلاتے۔ کہ واقعہ میں اس کا کوئی وجود ہے۔ محض ان کے دماغ کی اختراع نہیں ہے اخبار "احسان" نے اپنے ۸۔ مارچ کے پرچہ میں "قادیان کے احمدی مظلومین کی فریاد" کے عنوان سے جو داستان شائع کی ہے۔ اس میں بھی کسی ایسے احمدی کا نام نہیں لیا گیا جسے احراری مظلوم سمجھتے ہیں۔ اگر "احسان" کی اس بے ہودہ سرائی میں کچھ حقیقت ہے کہ "قادیان کے مظلوم احمدیوں کا پیمانہ صبر لبریز ہو رہا ہے" تو ہم اسے چیلنج دیتے ہیں۔ کہ وہ ایسے لوگوں کے نام پیش کرے۔ اور بتائے۔ کہ ان پر کیا ظلم ہو رہا ہے۔ ورنہ کسی صاحب دانش و بینش کے نزدیک اس کا دعوے قطعاً قابل اعتنا نہیں ہے:۔

احمدیت کے بانی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے متعلق جماعت احمدیہ کے موجودہ امام اور پیشوا کے متعلق۔ اور ہر ایک احمدی کے متعلق احراریوں نے جو خلاف انسانیت اور بہیمانہ طریق عمل اختیار کر رکھا ہے۔ اس کی موجودگی میں کسی نادان سے نادان کے دماغ میں بھی یہ بات نہیں آسکتی۔ کہ کوئی شخص احمدی کہلا کر اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صداقت پر ایمان لا کر احراریوں سے یہ توقع رکھ سکتا ہے کہ وہ کسی پہلو سے اس کی مدد کر سکتے۔ اس کی فریاد سن سکتے۔ اور اسے مظالم سے بچا سکتے ہیں جنگل کے درندوں کو کسی جاندار سے جس قدر نفار ہو سکتا ہے۔ اس سے بڑھ کر احراریوں کو احمدیوں سے ہے۔ اور شور زمین کے سانپوں میں جس قدر زہر بھرا ہوا ہے۔ احراریوں میں احمدیوں کے متعلق اس سے زیادہ ہی ہے۔ اور یہ کوئی چھپی ہوئی بات نہیں۔ احراری کھلم کھلا اس کا اعتراف کر رہے ہیں۔ اور اپنے طریق عمل سے اس کا ثبوت بہم پہنچا رہے ہیں۔ پھر کس طرح ہو سکتا ہے۔ کہ کوئی شخص اپنے آپ کو احمدی سمجھتا ہوا۔ اور احمدیت پر قائم رہتا ہوا یہ خیال بھی کر سکے۔ کہ احراریوں کی پناہ لے کر وہ آرام پا سکتا ہے:۔

ان حالات میں صاف ظاہر ہے۔ کہ بے نام و نشان احمدیوں کے اپنی پناہ میں آنے کی جو داستانیں احراری شائع کر رہے ہیں۔ وہ سراسر جعلی اور بناوٹی ہیں اور ان میں حقیقت کا شائبہ تک نہیں پایا جاتا۔ اگر ہمارے اس دعوے کے خلاف احراریوں کو لب کشائی کی جرأت ہے۔ یا شرافت کا کچھ پاس ہے۔ تو ان لوگوں کے نام پیش کریں۔ جو احمدی ہوتے ہوئے اپنی مظلومیت کی فریاد لے کر ان کے پاس پہنچتے ہوں۔ اس کے بعد ہم ایسے لوگوں کی احمدیت کی حقیقت واضح کر دینگے اور بتا دینگے۔ کہ انہیں احمدی کہلانے کا کہاں تک حق حاصل ہے ورنہ صاف ظاہر ہے۔ نہ کوئی احمدی ایسا ہے جس پر قادیان میں احمدیوں کی طرف سے ظلم کیا جا رہا ہے۔ اور نہ کوئی احمدی احراریوں کے پاس فریاد لے کر جا سکتا ہے۔ اس قسم کا پروپیگنڈا محض دھوکہ اور فریب ہے:۔

احمدیوں کے وہ لوگ جو کتے اپنے لئے مضر خیال کرتے ہیں

جماعت احمدیہ کے خلاف واہی تباہی بکتے اور بدزبانی کرتے کرتے احراری اس حد کو پہنچ گئے ہیں۔ کہ اب انہیں یہ بھی محسوس نہیں ہوتا۔ کہ جو کچھ ان کی زبان یا قلم سے نکلتا ہے۔ اسکی زد انہی پر پڑتی ہے۔ اس کی تازہ مثال ملاحظہ ہو۔ "احسان" اپنے ۹ مارچ کے پرچہ میں بے ہودہ گوئی کی رَو میں بہتے ہوئے لکھتا ہے "کشمیر میں قادیانیت اب بستر مرگ پر ہے۔ کشمیر کے کتے

حضرت امیر المومنینؓ کا ایک اہم اعلان

مخلصین جماعت سات ہفتے تک ہر جمعرات کو روزہ رکھیں اور دعائیں کریں

قادیان ۸۔ مارچ۔ آج حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے جو خطبۂ جمعہ پڑھا اس میں احراریوں کو چیلنج دیا۔ کہ اسلام کے لئے جانی اور مالی قربانیوں میں جماعت احمدیہ سے مقابلہ کرلیں مفصل خطبہ پھر شائع کیا جائے گا۔ دوسرا خطبہ پڑھنے کے بعد حضور نے فرمایا:۔

میرا دیر سے ارادہ تھا۔ کہ میں جماعت کے لئے ایک اعلان کروں۔ مگر آج ایک الٰہی بشارت کے ماتحت میں چاہتا ہوں۔ کہ فوری طور پر اس کے متعلق اعلان کر دیا جائے۔ اس فتنہ کے متعلق جو آجکل ہماری جماعت کے خلاف برپا ہے۔ نومبر دسمبر سے میرا ارادہ تھا کہ میں مارچ یا اپریل کے دنوں میں جماعت کے مخلصین سے مطالبہ کروں گا۔ اور آج الٰہی بشارت کے ماتحت میں اپنی جماعت کے مخلصین سے کہتا ہوں کہ وہ اللہ تعالیٰ کے حضور فریاد کرتے اور اپنی تکالیف کے متعلق اپیل پیش کرنے کیلئے اُس ہفتہ سے جو عید کے بعد شروع ہوگا ہر جمعرات کو روزہ رکھیں۔ عید ۱۶۔ مارچ کو ہوگی۔ اس کے بعد کے ہفتہ سے لے کر سات ہفتوں تک جماعت کے افراد کو چاہیئے۔ کہ وہ ہر جمعرات کے دن روزہ رکھیں۔ اور اللہ تعالیٰ سے دعائیں کریں۔ کہ وہ ہمیں سچا تقویٰ اور طہارت نصیب کرے۔ اور ان لوگوں کو جو آج کل ہمارے خلاف کھڑے ہیں ہدایت دے۔ یا ان کے ہاتھ بند کر دے۔ میں تمہیں دعا بھی بتا دیتا ہوں۔ یہ دعا ان ایام میں خصوصیت سے پڑھو اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَجْعَلُکَ فِیْ نُحُوْرِھِمْ وَنَعُوْذُبِکَ مِنْ شُرُوْرِھِمْ یعنی اے خدا ہم اپنے دشمنوں کی شرارتوں اور ان کی ایذا رسانیوں کے بدنتائج سے تیری پناہ چاہتے ہیں۔ تو ہی ہمیں اُن کے حملوں سے بچا وَنَجْعَلُکَ فِیْ نُحُوْرِھِمْ اور اے خدا جب وہ ہم پر حملہ کریں۔ تو تُو ہمارے اور اُس حملہ کے درمیان حائل ہو جا اور ہمیں خود اپنی نصرت اور تائید سے اس حملہ سے محفوظ رکھ۔ یہ دعا دوست ان ایام میں کثرت سے پڑھیں۔ بلکہ ابھی سے شروع کردیں۔ میں تو دو تین ہفتہ سے یہ دعا پڑھ رہا ہوں۔

وہ الٰہی بشارت جس کا میں نے ابھی ذکر کیا ہے یہ ہے۔ کہ رات کو تہجد کے وقت اللہ تعالیٰ نے میرے دل پر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ایک شعر نازل کیا۔ میں سو رہا تھا۔ کہ یکدم میری آنکھ کھلی۔ میں نے دیکھا۔ ایک سیکنڈ کے اندر اندر وہ شعر کئی دفعہ میری زبان اور قلب پر جاری ہوا۔ جو لوگ الہامی دنیا سے واقفیت رکھتے ہیں۔ جانتے ہیں۔ کہ ایک سیکنڈ میں بعض دفعہ اتنے تواتر سے الہام نازل ہوتا ہے جسے دوسرے وقت بیان کرنے کے لئے کئی منٹ درکار ہوتے ہیں۔ ایک ہی سیکنڈ گزرا ہوگا۔ کہ کئی دفعہ یہ شعر میری زبان پر جاری ہوا ؎

ہیں تری پیاری نگاہیں دلبرا اک تیغ تیز
جس سے کٹ جاتا ہے سب جھگڑا غم اغیار کا

تہجد کے وقت اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا یہ شعر میرے دل پر جاری کیا اور اتنے زور سے اور اتنی جلدی جلدی میری زبان پر آیا۔ کہ اس کی وجہ سے میری آنکھ کھل گئی۔ اور جب میں بیدار ہوا۔ تو نیم خواب ہونے کی حالت میں بھی تین چار دفعہ یہ شعر میری زبان پر آیا ؎

ہیں تری پیاری نگاہیں دلبرا اک تیغ تیز
جس سے کٹ جاتا ہے سب جھگڑا غم اغیار کا

اللہ تعالیٰ کی پیاری نگاہیں ہی ہیں جن کے دیکھ لینے کے بعد دنیا کا کوئی غم انسان کے دل میں باقی نہیں رہتا۔ اس شعر کا یہ بھی مطلب ہے کہ جسے خدا تعالیٰ پیار کی نگاہ سے دیکھ لے اغیار کی عداوتوں اور شرارتوں سے اُسے کوئی خطرہ نہیں رہتا۔ اور یہ بھی ہے۔ کہ جسے اللہ تعالیٰ کے ساتھ کامل محبت ہوتی ہے۔ وہ دشمنوں کی شرارتوں کی کچھ پروا نہیں کرتا۔

غرض اس شعر کے دونوں معنے ہیں یہ بھی کہ اللہ تعالیٰ کی پیاری نگاہیں جب قلوب پر پڑتی ہیں۔ تو جھگڑا دور ہو جاتا۔ اور دشمنوں کی شرارتیں مٹ جاتی ہیں۔ اور یہ بھی کہ جسے اللہ تعالیٰ سے محبت ہو جاتی ہے۔ اُسے دشمنوں کی پرواہ نہیں رہتی۔ پس ان پیاری نگاہوں کو ڈھونڈو اور خدا تعالیٰ کی محبت بھری نظر کو تلاش کرو۔ پھر تمام جھگڑے خود بخود طے ہو جائیں گے مجھے یقین ہے۔ کہ آخر ایسا ہی ہوگا جیسا کہ خدا تعالیٰ نے اس شعر میں بتایا ہے جس وقت یہ شعر میرے قلب پر جاری ہوا۔ اُس وقت میں نے اپنے آپ کو اس طرح محسوس کیا۔ جس طرح ایک بچہ اپنی ماں کی بغل میں ہوتا ہے۔ یا ایک عاشق اپنے محبوب کے سامنے بیٹھا ہوتا ہے۔ میرے جسم کا ذرہ ذرہ ایک لطف محسوس کر رہا تھا۔ اور میں نے دیکھا۔ کہ گویا میں خدا تعالیٰ کے سامنے پڑا ہوا کہہ رہا ہوں۔ کہ ؎

ہیں تری پیاری نگاہیں دلبرا اک تیغ تیز
جس سے کٹ جاتا ہے سب جھگڑا غم اغیار کا

غرض اب یہ جو سولہ ۱۶ تاریخ آنیوالی ہے۔ اس کے بعد کے ہفتہ سے ہر جمعرات کو سات ہفتوں تک روزہ رکھا جائے۔ اور خصوصیت سے یہ دعائیں کی جائیں۔ کہ اللہ تعالیٰ اپنی نصرت کے سامان ہمیں عطا فرمائے۔ اور اگر ہماری کمزوریاں اس کے فضلوں کے نازل ہونے میں مانع ہیں۔ تو وہ مِلک ہمیں اپنی ملکیت عطا فرمائے۔ وہ قدوس ہمیں اپنی قدوسیت عطا فرمائے۔ وہ عزیز ہمیں اپنی عزیزیت بخشے۔ اور وہ حکیم ہمیں اپنی حکمت عنایت کرے۔ بے شک ہم کمزور ہیں۔ مگر ہم کام اسی کا کر رہے ہیں۔ اور نام بھی اسی کا باقی رہے گا ہم مٹ جائینگے۔ اس دنیا میں نہ وہ رہیں گے۔ جو آج ہماری مخالفت کر رہے ہیں نہ ہم رہیں گے۔ جو خدا تعالیٰ کا نام پھیلا رہے ہیں۔ مگر ہم بھی اور وہ بھی جو ان میں سے ہمارے ساتھ مل گئے۔ دائمی حیات کے وارث ہونگے۔ اور مخالف محروم رہیں گے۔ پس ہمارے ہاتھوں جو کام ہوگا۔ وہ اگرچہ خدا تعالیٰ کا ہی ہے۔ مگر ہمیں دعائیں کرنی چاہئیں۔ کہ اللہ تعالیٰ ہماری کمزوریوں کو دور فرمائے۔ اور دشمن کو جو شرارت کر رہا ہے ہدایت دے۔ ہم اس کے لئے بددعا نہیں کرتے اور نہ کرینگے۔ مگر ہم اللہ تعالیٰ کے حضور یہ کہے بغیر بھی نہیں رہ سکتے۔ کہ یا تو وہ انہیں ہدایت دے۔ اور جن کے لئے مقدر نہیں۔ ان کے ہاتھوں کو روکے۔ اور ان کی شرارتوں سے اسلام اور احمدیت کو محفوظ رکھے۔

خدا کے فضل سے جماعت احمدیہ کی روز افزوں ترقی

۸ مارچ ۱۹۳۵ء سنہ بیعت کرنیوالوں کے نام

ذیل کے اصحاب بذریعہ خطوط حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ہاتھ پر بیعت کرکے داخل احمدیت ہوئے:۔

نمبر	نام	نمبر	نام
۱	حسین بخش صاحب۔ ضلع سیالکوٹ	5	فضل بی بی صاحبہ بنت نظام دین صاحب۔ ضلع حیدر آباد (سندھ)
۲	عالم بی بی صاحبہ۔ " "	۶	شریف بی بی صاحبہ بنت " " " "
۳	نذیر احمد صاحب۔ "	۷	محمد بوٹا صاحب۔ لائل پور
۴	سردار محمد صاحب " شیخوپورہ	۸	محمد حسین صاحب۔ ضلع سیالکوٹ۔

دیہاتوں میں احراریوں کا جھوٹا اور گمراہ کن پراپیگنڈا

دیہاتوں کے جاہل لوگوں میں احراری جس طرح بے سروپا اور جھوٹی افواہیں مشہور کر کے ان پر اپنا رعب جمانے اور انہیں اپنے پھندے میں پھنسانے کی کوشش کر رہے ہیں۔ اس کی ایک مثال وہ اطلاع ہے جو ہمیں موضع سٹھیالی ضلع گورداسپور سے پہونچی ہے اور جو یہ ہے کہ یہاں ایک احراری ملاّ یہ مشہور کر رہا ہے۔ کہ جناب چودہری ظفر اللہ خانصاحب نے احمدیت ترک کر دی ہے۔ اور وجہ یہ بیان کرتا ہے کہ مولوی عطاء اللہ بخاری نے وائسرائے سے جا کر کہا کہ میں نے تو آپ سے یہ کہا تھا۔ کہ وزیر مسلمان مقرر کریں۔ آپ نے کس کو مقرر کر دیا۔ وائسرائے نے جواب دیا میں نے تو آپ کے کہنے کے مطابق مسلمان وزیر ظفر اللہ خاں کو مقرر کیا ہے۔ عطاء اللہ نے کہا۔ ظفر اللہ خان تو مرزائی ہے۔ یہ معلوم ہونے پر وائسرائے صاحب بہادر نے چودہری صاحب کو بلا کر کہا۔ یا تو احمدیت کو چھوڑ دو یا وزارت سے علیحدہ ہو جاؤ۔ اس پر چودہری صاحب نے احمدیت کو چھوڑ کر وزیر بننا منظور کر لیا۔

اس طرح ایک طرف تو جہال پر یہ اثر ڈالنے کی کوشش کی جا رہی ہے۔ کہ وائسرائے ہند جو کچھ کرتے ہیں عطاء اللہ بخاری کے مشورہ سے بلکہ اسکے کہنے سے کرتے ہیں۔ اور وائسرائے کی مجال نہیں۔ کہ کوئی بات بخاری کی مرضی کے خلاف کر سکے یہ اسلئے کہا جا رہا ہے۔ کہ دیہاتی لوگ احراریوں سے مرعوب ہو کر ان کا آلہ کار بن سکیں۔ اور دوسری طرف جو ظاہر کیا جا رہا ہے۔ کہ جناب چودہری ظفر اللہ خاں نے وزارت کی خاطر احمدیت سے قطع تعلق کر لیا ہے گویا اس طرح احراریوں کا وہ شور و شر کامیاب ہو گیا ہے جو انہوں نے جناب چودہری صاحب موصوف کے وزارت کے لئے منتخب ہونیکے خلاف برپا کیا تھا۔

چونکہ دیہاتوں میں لوگ حالاتِ حاضرہ اور واقعات حادثہ سے آگاہ نہیں ہو سکتے۔ اسلئے غلط فہمی میں جلد مبتلا ہو سکتے ہیں۔ اور احراری آجکل ایسا ہی کرنیکی کوشش کر رہے ہیں۔ اگر سرکاری حکام میں فرض شناسی کا احساس ہو۔ تو انہیں اس قسم کی جھوٹی افواہوں کے انسداد کا خود انتظام کرنا چاہئے۔ جو احراری اپنا رعب قائم کرنے کیلئے پھیلاتے رہتے ہیں کیونکہ ان سے حکومت کے وقار کو نقصان پہنچنے اور ملک میں بدامنی پھیلنے کا خطرہ ہے:۔

احمدیت کے بغض میں مولوی ظفر علی کو شدھ ہونے یا بپتسمہ لینے کی ضرورت

احمدیوں کے متعلق احراریوں کے حد سے بڑھے ہوئے بغض و کینہ کا نہایت ہی بھونڈے اور شرمناک طریق پر اظہار مولوی ظفر علی نے اس وقت کیا جبکہ حال ہی میں وہ موٹر کے حادثہ سے زخمی ہو کر دکھ اور مصیبت میں مبتلا ہوئے۔ ایسی مصیبت میں جس کا ذکر "زمیندار" نے بایں الفاظ کیا ہے کہ:۔

"مولانا کے بائیں ہاتھ کی انگشت وسطی کے ٹوٹ جانے کی وجہ سے آپ کا ہاتھ ڈاکٹروں نے باندھ دیا ہے جسے ہر وقت سیدھا رکھنا پڑتا ہے۔ رات کو اس کی وجہ سے آپ کو بڑی تکلیف ہوتی ہے۔ دائیں ہاتھ کے اعصاب پر جو چوٹ آئی ہے۔ اس کی وجہ سے وہ بھی متورم ہے۔ اور آپ اس کے ساتھ کوئی چیز پکڑنے یا قلم ہاتھ میں لینے سے قاصر ہیں۔ ابتدائی تین چار دن میں آپ کو جو شدت کا درد رہا۔ اس کی وجہ سے آپکے بشرے سے ضعف اور کمزوری کے آثار نمایاں ہیں اس وقت تک آپ کو نیند بہت کم آتی ہے۔"

اس حادثہ کے بعد جب کسی نے بالفاظ "زمیندار" (۸ مارچ) مولوی ظفر علی سے کہا۔ کہ "موٹر کے حادثہ سے جو تکلیف آپ کو پہونچی ہے۔ اس کے سلسلہ میں مرزائی ضرور یہ کہیں گے۔ کہ یہ سزا ان تقریروں کی وجہ سے آپ کو ملی ہے۔ جو آپ نے مرزائیت کے خلاف کیں"۔ تو مولوی ظفر علی نے کھسیانے ہو کر جواب دیا۔ "ہم چارسدہ سے واپسی کے وقت تھوڑی دیر میر احمد شاہ صاحب کے ہاں ٹھہرے۔ چائے پی۔ اور کچھ فواکہ تناول کئے۔ انہی میر احمد شاہ صاحب کے ایک عزیز اندلسی جماعت کے مرزائی تھے۔ اس لئے یہ حادثہ ہمیں پیش آیا۔ تاکہ ہم متنبہ ہو جائیں۔ کہ جس خاندان کا کوئی فرد مرزائی ہو۔ اس خاندان کے مسلمان ارکان کے ساتھ بھی کھانے پینے سے پرہیز کریں۔"

معلوم ہوتا ہے۔ اس حادثہ میں مولوی ظفر علی کے دونوں ہاتھوں کی نسبت ان کے دماغ پر قہر الٰہی کی بجلی زیادہ زور سے گری ہے۔ کہ بہکی بہکی باتیں کرنے لگ گئے۔ مولوی صاحب کے کئی ایک قریبی رشتہ دار احمدی ہیں۔ ان کے پھوپھا اور ان کی اولاد احمدی ہے۔ حال ہی میں ان کے چچا راجہ غلام قادر صاحب احمدی ہونے کا اعلان کر چکے ہیں۔ اب مولوی صاحب کو چاہئے۔ کہ وہ اپنے خاندان کے ان تمام ارکان کے ساتھ بھی کھانے پینے سے پرہیز کریں۔ جو احمدی نہیں ہیں۔ حتّٰے کہ اپنی بیوی بچوں اور تمام رشتہ داروں سے بھی علیحدگی اختیار کر لیں۔ کیونکہ ان کے خاندان کے کئی افراد احمدی ہیں۔ اور اپنے کھانے پینے کے لئے کوئی ایسا خاندان تلاش کریں۔ جس کا کوئی فرد احمدی نہ ہو۔ مگر یاد رکھیں۔ جب ان کا اپنا خاندان بھی ایسا نہیں۔ تو کم از کم پنجاب میں کسی ایسے خاندان کا ملنا محال ہے۔ البتہ غیر مسلموں میں ایسے خاندان مل جائیں گے۔ انہیں چاہئے۔ کہ شدھ ہو کر یا تو آریوں کے ساتھ کھانے پینے کا استحقاق پیدا کر لیں۔ یا بپتسمہ لیکر عیسائیت کی گود میں چلے جائیں۔ وہاں انہیں کوئی ایسا خاندان مل جائیگا جس کا کوئی فرد احمدی نہ ہو۔

جن لوگوں کے دلوں میں احمدیوں کے متعلق اس قدر بغض اور کینہ بھرا ہوا ہو۔ انہیں یہ دعوے کرتے ہوئے شرم آنی چاہئے۔ کہ وہ ان احمدیوں کی حمایت کرنے کے لئے تیار ہیں جن پر ان کے نزدیک قادیان میں احمدیوں کی طرف سے ظلم کیا جاتا ہے:۔

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ سے چند ہندو معززین کی ملاقات

قادیان، ۸ مارچ آج ضلع ہوشیارپور اور امرتسر کے چند ہندو معززین کو جو ایک برات کے سلسلہ میں قادیان آئے ان کی خواہش پر حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے شرف ملاقات عطا فرمایا دوران ملاقات میں ایک کانگرسی لیڈر لالہ سالگ رام صاحب پراشر نے بیان کیا۔ کہ ہم نے تو سنا تھا کہ آپ کے ہر طرف پولیس ہی پولیس ہے۔ جو آپ نے اپنی حفاظت کے لئے منگا رکھی ہے۔ مگر یہاں آ کر معلوم ہوا۔ کہ یہ احراریوں کا بالکل غلط پراپیگنڈا تھا۔ پھر کہا۔ کہ ہماری خوش نصیبی ہے۔ کہ آپ جیسے مہاپرش کے درشن ہو گئے۔ آخر میں انہوں نے حضرت امیر المومنین کا خود فوٹو لینے کی خواہش ظاہر کی۔ مگر حضور نے فرمایا۔ دفتر میں فوٹو کھنچوانے کی جگہ نہیں۔ اور باہر جانے میں کام کا حرج ہوتا ہے۔ اس کی بجائے تیار شدہ فوٹو دینے کا ارشاد فرمایا۔ جو دیدیا گیا:۔

الفضل بطور نمونہ

جن اصحاب کے نام الفضل بمد اعانت یا کسی دوسرے طریق پر بلا قیمت یا رعایتی چندے پر جاری ہے۔ ان کے نام چوصفحہ کی ۳ اشاعتیں بطور نمونہ بھیجی جا رہی ہیں۔ اگر وہ چھ ماہ کے لئے دو روپے آٹھ آنے بذریعہ منی آرڈر بھیجنے کے لئے آمادہ ہیں۔ تو یہ ۳ اشاعتیں جاری رہینگی۔ ورنہ صرف ۱۲ صفحے کی ۳ اشاعتیں بھیجی جائینگی۔ جواب سے مطلع فرمائیں:۔ (مینیجر)

الفضل کی اشاعت کے ایام

احباب آگاہ رہیں۔ کہ آئندہ الفضل ہر سوموار، بدھ جمعہ کو ۱۲ صفحے کا اور ہر منگل، جمعرات، ہفتہ کو ۴ صفحے کا نکلا کرے گا۔ اتوار کو تعطیل ہوگی:۔

قیمت ششماہی سات روپے آٹھ آنے

مینیجر

جماعت احمدیہ کا امانت فنڈ اور احمدی مستورات

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے گزشتہ جلسہ سالانہ کے موقعہ پر تحریک فرمائی تھی۔ کہ احمدی مستورات اپنا زیور فروخت کر کے تحریک جدید کے امانت فنڈ میں اپنی طرف سے رقوم جمع کرائیں۔ تاکہ ان کا روپیہ بھی محفوظ رہے۔ اور انہیں ثواب بھی حاصل ہو۔ اس تحریک کے سلسلہ میں چوہدری ظہور احمد صاحب محلہ دارالرحمت قادیان کی اہلیہ اقبال بیگم صاحبہ اپنا زیور فروخت کر کے ۲۵۰ روپیہ کی رقم امانت فنڈ میں جمع کرادی ہے۔ دیگر خواتین کو بھی اس تحریک میں جلد سے جلد حصہ لینا چاہیئے:۔

اس فنڈ کے متعلق حضرت امیر المومنین کا ارشاد ہے کہ تین سال کے بعد امانت رکھنے والوں کو ان کی رقم نقد یا جائداد کی صورت میں واپس دیدی جائیگی۔ پس یہ نہایت ہی سستا سودا ہے کہ اصل رقم بھی مل جائیگی اور اس تحریک میں شریک ہونیکے باعث ثواب بھی حاصل ہوگا۔

احراری ملاّ کی بیہودہ سرائی

۸ مارچ ۱۹۳۵ء بروز جمعہ ارائیوں کی مسجد میں احراری ملاّ عنایت اللہ نے جماعت احمدیہ کے خلاف لوگوں کو اشتعال دلاتے ہوئے ذکر کیا۔ کہ ایک شخص نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں نماز بھی نہ پڑھی۔ مگر آپ کی محبت کا اظہار اس نے تلوار سے کیا۔ تم لوگ اپنے دل سے دریافت کرو۔ کہ سرور دو عالم کی عزت کی خاطر اپنی جان قربان کرنے کے لئے تیار ہو یا نہیں۔ اگر ہو۔ تو مبارک ہو۔ ہاں اگر خیال کرو۔ کہ کام خراب ہو جائے گا۔ بائیکاٹ ہو جائیگا ملازمت سے ہٹا دیا جائیگا۔ تو تم مسلمان کہلانے کے مستحق نہیں۔ اس کے بعد ادھر ادھر کی بے ہودہ باتیں الفضل کے خلاف کرتا رہا۔

جلال الدین صاحب کوہاٹی کی کھلی چٹھی بنام ایڈیٹر احسان

ایڈیٹر صاحب احسان! آپ نے اپنے جریدہ مورخہ ۲۵ فروری میں زیر عنوان "مولانا جلال الدین سرحدی کوہاٹی" ایک شذرہ لکھا ہے جس میں آپ نے میری اس تحریر کا جو اخبار "الفضل" ۲۱ فروری میں شائع ہوئی ہے۔ انکار کرتے ہوئے مجھ سے درخواست کی ہے۔ کہ میں اس تحریر کا بنفس نفیس جواب دوں۔ سو آپ کی اس درخواست کے جواب میں میں آپ پر واضح کر دینا چاہتا ہوں۔ کہ جو مکاتیب میرے نام سے احسان ۷ جنوری اور زمیندار ۸ جنوری نیز احسان ۷ فروری اور زمیندار ۸ فروری میں شائع ہوئے ہیں۔ وہ محض جعلی ہیں۔ میں نے ہرگز نہیں لکھے۔ بلکہ وہ ایک اور شخص کی شرارت ہے۔ آپ اگر میرے اس قول کی تصدیق چاہتے ہیں تو مولوی نظام الدین کوہاٹی کو لکھیں۔ کہ وہ حلفیہ طور پر بیان شائع کرے۔ کہ یہ چٹھیاں میری لکھی ہوئی ہیں معاملہ کی صفائی کیلئے میں یہ چند سطور بدیں غرض ارسال کر رہا ہوں۔ کہ آپ انہیں اپنے اخبار میں درج کر دیں۔ تا ان چٹھیوں سے جو عام پبلک میں غلط فہمی پیدا ہوئی ہے۔ وہ دور ہو جائے مجھے امید ہے کہ آپ صحافت کی ذمہ داری کا خیال کرتے ہوئے میری اس تحریر کو ضرور شائع کر دینگے۔ محمد جلال الدین کوہاٹی بقلم خود

(الفضل) "احسان" میں تاحال یہ تحریر شائع نہیں ہوئی۔ اور نہ امید ہے۔ کہ شائع ہو جبکہ احسان نے جلال الدین صاحب سے درخواست کی تھی۔ کہ وہ اس معاملہ پر روشنی ڈالیں۔ تو اس کا فرض تھا کہ جو جواب اسے ہوئی تھا۔ اسکو شائع کر دیتا۔

ضروری خبریں

یونانی باغی جو سرکاری جنگی جہازوں پر فرار ہوئے تھے ۷ مارچ کی اطلاع کے مطابق سکندریہ پہونچے لیکن مصری گورنمنٹ نے انہیں ہتھیار ڈالنے کا حکم دیا جسکی انہوں نے تعمیل کی تمام اسلحہ حکومت مصر کے حوالہ کر دیئے

عراق پارلیمنٹ میں ایک مسودہ قانون پیش ہے۔ جس کا مقصد یہ ہے۔ کہ عورتوں کو بطور مایۂ تجارت استعمال کرنے کے طریق کا انسداد کیا جائے۔

امان اللہ خان سابق شاہ افغانستان کے متعلق روما سے ۵ مارچ کی خبر مظہر ہے۔ کہ وہ حج کی نیت سے مکہ مکرمہ روانہ ہو گئے۔

پنجاب مرچنٹس ایسوسی ایشن کے سکرٹری نے حکومت ہند کے ریونیو بورڈ کو لکھا ہے۔ کہ سرکاری ملازمین کی تنخواہوں میں تخفیف کی بحالی سے پنجاب کے تجارتی طبقہ میں ہیجان پیدا ہو گیا ہے۔ ضرورت اس امر کی ہے۔ کہ تنخواہوں میں اضافہ کی بجائے تاجروں پر سے ٹیکس کم کئے جائیں۔

ملک معظم کی سلور جوبلی کے جشن کے لئے حکومت برطانیہ نے لندن کی ایک تازہ اطلاع کے مطابق پچاس ہزار پونڈ منظور کئے ہیں۔

ماسکو سے آمدہ ایک اطلاع مظہر ہے۔ کہ حکومت روس نے گذشتہ چار سال میں اپنی افواج کو ۶ لاکھ سے بڑھا کر ۹ لاکھ چالیس ہزار کر دیا ہے۔ اسی طرح ملٹری کی ہر شاخ میں اضافہ کیا گیا ہے۔

پنجاب ہائیکورٹ کے رجسٹرار نے ڈسٹرکٹ ججوں کے نام ایک سرکلر جاری کیا ہے۔ جس میں ہدایت کی گئی ہے۔ کہ کسی وکیل کو تحریر شناسی کا پیشہ اختیار کرنے کی اجازت نہیں

چودھری چھوٹو رام صاحب پنجاب کونسل میں قرضداروں کے تحفظ کا جو بل پیش کرنا چاہتے ہیں۔ لاہور سے ۷ مارچ کی اطلاع کے مطابق گورنر جنرل نے اس کے پیش کئے جانے کی اجازت دیدی ہے۔ اور غالباً موجودہ سشن میں وہ زیر بحث آجائے گا۔

پی ڈبلیو ڈی کے اخراجات کے لئے پنجاب کونسل میں مطالبہ زرپیش ہوا۔ تو چوہدری چھوٹو رام صاحب نے تخفیف کی تحریک کرتے ہوئے کہا۔ کہ ٹھیکوں کے نرخوں میں کمی کی جائے۔ سردار سمپورن سنگھ نے کہا۔ کہ اس محکمہ میں لوٹ اور رشوت کا بازار گرم ہے۔

اسمبلی کے اجلاس میں ۶ مارچ کو بجٹ پر تقریر کرتے ہوئے ڈاکٹر خان صاحب نے کہا۔ کہ سرحدی افسروں نے بے شمار زمینیں خرید رکھی ہیں۔ جو رشوت کے روپے سے لی گئی ہیں۔ حکومت کا فرض ہے۔ کہ پتہ لگائے انہوں نے روپیہ کہاں سے لیا۔ اور مسائل میں بھی آپ نے حکومت پر سخت نکتہ چینی کی۔ سر سرکار نے کہا۔ کہ ڈاکٹر خان صاحب نے جو زبان استعمال کی ہے۔ وہ سخت اور حد درجہ قابل اعتراض ہے۔ اور میں اس پر سخت احتجاج کرتا ہوں۔

کابل سے ۵ مارچ کی اطلاع مظہر ہے۔ کہ لاتا بند پہاڑ میں کوئلے کی کان دریافت ہوئی ہے جس کی کھدائی کا کام مئی میں شروع ہوگا

صوبہ سرحد کے دیہات میں تعمیر دیہات کی تحریک کو فروغ دینے کے لئے پشاور میں ۶ مارچ کو گورنر صوبہ سرحد نے وائرلیس اسٹیشن کا افتتاح کیا۔

کونسل آف سٹیٹ کے اجلاس میں ۷ مارچ کو ایک قرارداد پیش کی گئی۔ کہ واٹیلی کمیشن کی مجوزہ لائنوں پر ایک ایوان صنعت قائم کیا جائے۔ لیکن یہ قرارداد سات کے مقابلہ ۲۱ آراء کی کثرت سے مسترد ہو گئی۔

الہ آباد ۷ مارچ کی اطلاع مظہر ہے کہ حکومت پنڈت جواہر لال نہرو کو رہا کرنے کے لئے تیار ہے۔ بشرطیکہ وہ اپنی اہلیہ کے ساتھ فوراً بیرون ہند چلے جائیں۔

رنبر رونبک کے مسلمان بری ڈائرکٹر یو۔ باج اوہ نے اس بنا پر اپنا استعفےٰ داخل کر دیا ہے۔ کہ برما کے بدھ انکے تقرر کے خلاف ہیں۔ اور لکھا ہے

عبدالرحمن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپایا۔ اور دفتر قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر۔ غلام نبی